تنویر النبراس علی من انکر تحذیر الناس

تصنیف: حجۃ الاسلام مولانا امام محمد قاسم نانوتوی نور اللہ مرقدہ

تدوین حواشی: مولانا محمد اسحاق مدرس مرکز اہل السنۃ والجماعۃ، سرگودھا

صفحات: 240 کتابت وطباعت عمدہ

حجۃ الاسلام حضرت مولانا امام محمد قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ کی شخصیت اپنے علم وفضل، ورع وتقوی، تقریر وتحریر، مذہبی وسیاسی اور تعلیمی خدمات کے لحاظ سے بلاشبہ ایک ایسی شخصیت تھی، جس کی مثالیں ہر زمانے کی تاریخ میں گنی چنی ہوتی ہیں۔ حضرت حجۃ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی علمی عملی کاوشوں سے اس خطے کی تاریخ پر انمٹ ثرات مرتب کیے ہیں اور تاریخ کے دھارے کو اسلام اور اہلِ اسلام کے حق میں موڑا ہے۔ یہ کہنے میں کوئی مبالغہ نہیں ہے کہ آج برصغیر میں جہاں جہاں علمِ دین کی کوئی کرن موجود ہے وہ زیادہ تر اس آفتابِ علم کا عکس ہے بحرِ علم وحکمت کے اس شناور کو اللہ رب العزت نے جو علوم ومعارف عطا فرمائے تھے، ان کی مثال اس دور میں خال خال ہی ملتی ہے، اس مردِ باخدا نے اس زمانے میں ہندوستان کے اندر حق کی آواز بلند کی جب وہاں حق کے پرستاروں کے لیے دار کے تختے لٹکے ہوئے تھے، انھوں نے اپنی زندگی میں جہاد بالسیف و جہاد بالقلم، جہاد باللسان خوب کیا اور آخر میں دیوبند میں دارالعلوم کے نام سے ایک ایسا چشمۂ فیض جاری کیا، جس سے ایک عالم سیراب ہو رہا ہے۔

تنویر النبراس علی من انکر تحذیر الناس: حضرت امام محمد قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ کی وہ تصنیف ہے، جس میں آپ نے ''تحذیر الناس'' پر ہونے والے اعتراضات کے جوابات دیے ہیں اور اس کے ساتھ عظمت ومقامِ نبوت اور عقائد اہل السنۃ والجماعۃ کو احسن انداز میں تحریر کیا ہے۔ مثلاً

۱- ہمارا تو یہ اعتقاد ہے کہ سوائے خدا تعالیٰ کون ومکان زمین وزمان کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے شرف حاصل ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان سے شرف نہیں۔ (ص:۵۰)

۲- حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تمام زمینوں کے نبی اور بادشاہ ہیں۔ (ص:۸۳)

۳- معترض کو خطاب کر کے فرماتے ہیں:

کیا صاحبِ تحذیر کی ان تصریحات پر آپ کی نظر نہیں پڑی جن میں منکرِ ختمِ نبوت کا کافر ہونا

ظاہر ہے اور کیا ان کی وہ تقریر نہیں دیکھی جس سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا بہ نسبت انبیائے ماتحت بھی خاتمِ زمانی ہونا ثابت ہوتا ہے۔ (ص:۹۷)

۴- ہمارا ایمان ہے کہ عالم شہادت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کے بعد نہ کوئی نبی ہوا، نہ ہوگا، نہ اس زمین پر نہ کسی اور زمین پر اور نہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے افضل ہوا نہ ہوگا، نہ یہاں نہ کہیں اور وجہ اس کی یہ ہے کہ ہم رسول اللہ صلی علیہ وسلم کے لیے مثل خاتمیت زمانی خاتمیت مرتبی کے بھی اسی لفظ خاتم النّبیین کی دلالت کے باعث قائل ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سید الانبیاء علیہم السلام کہنا ضروری ہے اور پھر بہ ایں نظر کہ ہر صفت اپنے موصوف بالذات میں بوجہِ اتم ہوتی اور اوروں میں اس کا فیض اور اس سے کم تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو علی الاطلاق افضل کہنا لازم ہوگا۔ (ص:۹۸-۹۹)

یہ ''مشتے نمونہ از خروارے'' ہے، پوری کتاب نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام و مرتبہ اور عظمتِ شان سے بھری ہوئی ہے، جسے پڑھ کر دل عظمتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی دولت سے معمور ہوتا ہے اور قلب و دماغ کے دریچے کھلتے ہیں، کتاب مجموعی طور پر عام فہم ہے؛ لیکن بعض جگہ پر دقیق مباحث بھی آ گئے ہیں۔

عظمتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم بانٹنے والی یہ مبارک کتاب ابھی تک مخطوطہ کی شکل میں تھی اور اس کی طباعت کی نوبت ابھی تک نہیں آئی تھی مرکز اہل السنۃ والجماعۃ سرگودھا کے مایہ ناز مدرس مولانا محمد اسحاق نے بڑی جستجو سے اس کو حاصل کیا اور بڑی محنت کے ساتھ اس پر کام کیا۔ عنوانات اور مختصر حواشی لگائے اور افادۂ عام کے لیے اہتمام کے ساتھ شائع کر کے علمِ دین کی ایک گراں قدر خدمت انجام دی ہے۔ اس کے آخر میں ختم نبوت اور صاحبِ ''تحذیر الناس'' کے نام سے مولانا محمد سیف الرحمن قاسم حفظہ اللہ کا مقالہ بھی ملحق ہے، جس میں قادیانی اور ان کے ہم نواؤں کے اعتراضات کے جواب دیے گئے ہیں۔ بہرکیف! کوئی شک نہیں کہ ختمِ نبوت، مقامِ نبوت اور عقائدِ اہل السنۃ والجماعۃ جاننے کے لیے یہ کتاب ایک مستند ماخذ کی حیثیت رکھتی ہے اور اس کی اشاعت سے اسلامی ادب کی ثروت میں ایک قابلِ قدر اضافہ ہوا ہے، ہماری رائے میں یہ کتاب ہر لائبریری اور ہر دینی اور علمی ذوق رکھنے والے مسلمان تک پہنچنی چاہیے۔

ملنے کا پتہ مکتبہ اہل السنۃ والجماعۃ سرگودھا

00923216353540